مَیں ہی ہوں
اُچھلتی لہروں پر ٹھوس قدم

maiṅ hī hūṅ. uchaltī lahroṅ par ṭhos qadam

It is I. Firm Steps on the Dashing Waves

by Bakhtullah

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of
Jeff Jacobs https://pixabay.com/images/id-6190184/;
Prawny https://pixabay.com/images/id-1697359/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

سب سے اہم بات: رشتہ	2
اور شاگرد؟	6
مَیں ہی ہوں	7
آ!	9
مجھے بچائیں!	10
شک کیا ہے؟	11
یقیناً آپ وہی ہیں!	11
انجیل، متی 14:22-33	12

ایک دن ایک بہت بڑا معجزہ ہوا۔ 5000 مردوں کو بال بچوں سمیت ایک جھیل کے کنارے بٹھا کر کھانا کھلایا گیا۔

► اِس میں معجزہ کیا تھا؟ ہر کوئی کھانا کھلا سکتا ہے۔

بے شک۔ لیکن معجزہ یہ تھا کہ سب کے سب پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے سیر ہوئے۔

► کون اِس طرح کا کام کر سکتا ہے؟

ایک ہی ہے۔ خداوند عیسیٰ۔

لیکن یہ ایک الگ کہانی ہے۔ اب دن ڈھل گیا تھا، اور جگہ ویران تھی۔ لوگ کھسک کر اپنے اپنے گھر جانے لگے۔

خداوند عیسیٰ اور اُن کے شاگرد کام سے چور چور ہو گئے تھے۔

► کیا اُنہوں نے وہاں ڈیرا لگا کر آرام کیا؟

نہیں۔ خداوند عیسیٰ اکثر ایسا کام کرتا ہے جو ہم نہیں سوچتے۔ وہ تو کشتی لے کر آئے تھے۔ اب اُستاد نے اپنے شاگردوں کو زبردستی کشتی میں بٹھا کر کہا کہ جھیل کے پار چلے جاؤ۔

شاگرد تو اُسے اکیلے چھوڑ کر جانا نہیں چاہتے تھے۔ اُن کا من یہ تھا کہ اب ہم اِس معجزے کی خوشی منائیں، ایک دوسرے کو مبارک باد کہیں۔ اور کیا یہ اچھا موقع نہیں ہو گا کہ اُستاد ہم پر ظاہر کرے کہ وہ المسیح ہے۔ وہی جس کا انتظار ایمان دار صدیوں سے کر رہے ہیں۔ شاید اب وہ دشمن کو ملک سے نکال دے۔

سب سے اہم بات: رشتہ

مگر نہیں۔ خداوند عیسیٰ ایسی سیاسی باتوں میں دل چسپی نہیں لیتا۔

ہندوستان میں دھرم اور دین ہمیشہ سیاسی رنگ اپناتا ہے۔ دھرم کے بڑے لیڈر ہمیشہ سیاست میں آ جاتے ہیں۔ پر عیسیٰ مسیح کو صرف ایک بات اہم ہے۔

◄ وہ کیا؟

خدا باپ سے رشتہ۔

لوگ تو خدا کو فرق فرق سمجھتے ہیں۔

کچھ اُس کی پوجا کرکے سمجھتے ہیں کہ یہ میری مدد کرے گا۔ اِس سے آگے وہ سوچتے ہی نہیں۔

کچھ مانتے ہی نہیں کہ ایسی کوئی ہستی ہے۔

کچھ اُسے بہت دُور اور بہت عظیم سمجھتے ہیں۔ اِتنا عظیم کہ اُس نے ہمیں بنا کر اِس دُنیا میں رکھ چھوڑا ہے۔

اِن سوچوں میں ایک بات برابر ہے۔

◄ وہ کیا؟

اِن میں سے کوئی نہیں سمجھتا کہ میرا خدا سے کوئی رشتہ ہے۔

خداوند عیسیٰ کی سوچ فرق تھی۔ اُس نے سب پر ظاہر کیا کہ زندگی میں سب سے اہم بات خدا سے رشتہ ہے۔ شاگردوں کو الودا کرکے وہ رات کے اندھیرے میں ساتھ والے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ یہ کوئی چھوٹی پہاڑی یا ٹِبّا نہیں تھا۔ اُس علاقے کے پہاڑ اونچے ہوتے ہیں۔

خداوند عیسیٰ یہ اپنی خدمت کے دوران بار بار کیا کرتا تھا۔ جب کبھی فرصت ملتی تو چُپکے سے اپنے شاگردوں کو چھوڑ کسی پہاڑ پر یا کسی ویران جگہ جاتا تھا۔ کوئی بھی ساتھ نہیں ہوتا تھا۔

◄ **اکیلے کیوں؟**

دعا کرنے کے لئے۔

◄ **دعا سے کیا مراد؟ جادو منتر؟ مراقبہ؟ خدا کی ذات پر دھیان؟ نماز؟ پوجا؟**

نہیں۔ یہ انسانی سوچ ہے۔ عام انسان ایسی سوچ رکھتا ہے۔

عیسیٰ مسیح نے ایک بار فرمایا،

> دعا کرتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کرنا جو عبادت خانوں اور چوکوں میں جا کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں، جہاں سب اُنہیں دیکھ سکیں۔ ... اِس کے بجائے جب تُو دعا کرتا ہے تو اندر کے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر اور پھر اپنے باپ سے دعا کر جو پوشیدگی میں ہے۔ پھر تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔ (متی 6:5-6)

دیکھیں، خداوند عیسیٰ کا خدا سے تعلق انوکھا ہے۔

◄ کس طرح؟

وہ اُسے باپ کہتا ہے۔ یہ باپ کا رشتہ ہے۔ ایسا باپ نہیں جو دُور دُور شاید دُبئی میں رہتے ہوئے پیسے کمانے میں لگا رہے مگر اپنے بچوں پر دھیان ہی نہ دے۔ بے شک وہ پیسے ٹھیک ٹھاک کمائے، بچوں کی دھوم دھام سے شادیاں بھی کروائے مگر اُس کا اُن سے کوئی خاص تعلق نہ ہو۔

خداوند عیسیٰ ویرانی میں اِس لئے جاتا ہے کہ دل کھول کر خدا باپ سے بات کرے۔ گو اُس رات وہ بہت تھکا ہوا تھا تو بھی وہ پوری رات اکیلے رہا تاکہ بات کرتے کرتے ہلکا ہو جائے، تازہ دم ہو جائے، تقویت پائے۔

کیسی بات!

یہ ہے حقیقی دعا، حقیقی پرستش۔ اِسی لئے جب ہم خدا کو پکارتے ہیں، اُس سے بات کرتے ہیں تو 'تُو' کہنا سب سے مناسب ہے۔ 'تُو' کہنے سے ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اُس کے ننھے بچے ہیں جو دُکھ اور

سُکھ کے ہر معاملے میں اپنے ہاتھ اُس کی طرف پھیلاتے ہیں۔ تب عالَموں کا مالک جُھک کر ہماری ہکلاتی ہوئی باتیں غور سے سنتا ہے۔ ہماری فکر کرتا ہے۔

جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو ماں باپ اُن کے دُکھ سُکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ ہم ہر ہکلاتی ہوئی بات غور سے سنتے ہیں۔پہلی بار کھڑے ہوئے، پہلا قدم رکھا تو ہم خود اُچھل کر خوشی مناتے ہیں۔ پہلے شاہکار— کوئی تصویر، کوئی چھوٹا سا مٹی سے بنا کھلونا—ماں باپ فخر سے اُس کی تعریف کرتے ہیں۔

دیکھو، ہمارا آسمانی باپ ایسے پیار سے ہم پر دھیان دیتا ہے۔ ہمارا کام جو بھی ہو کچھ نہیں ہے تو بھی وہ فکر کرتا ہے۔ ہمارے ساتھ خوشی مناتا ہے، دُکھ کھاتا ہے۔ دُکھ سُکھ میں شریک۔

اور شاگرد؟

تقریباً تین بجے رات کے وقت خداوند عیسیٰ دعا سے فارغ ہو کر پہاڑ سے اُترا۔

◄ اب وہ کیا کرے گا؟
شاگرد تو کشتی پر سوار جھیل کے بیچ میں پہنچ گئے ہیں۔ یعنی دو یا تین کلومیٹر دُور۔ اُن میں وہ سکون اور آرام نہیں ہے جو اُن کے اُستاد میں اِس وقت ہے۔ وہ مشکل ہی سے کشتی کو آگے چلا رہے تھے، کیونکہ سخت ہَوا اُن کے خلاف چل رہی تھی۔ ہَوا کے ہر پھونک سے لہریں بڑھتی جا رہی تھیں۔ سواری بہت تنگ ہو رہے تھے۔
اچانک ایک نے چیخ ماری، ”ارے، یہ دیکھو! یہ کیا ہے؟“
سب سخت گھبرا گئے۔ لہروں پر چلتے ہوئے کوئی چیز چل رہی ہے، ہماری طرف۔ کبھی پانی کی وادی میں اُترتی اوجھل ہوتی، کبھی پانی کے پہاڑ پر چڑھتی دِکھتی۔ شاگرد تھرتھرانے لگے۔ ”یہ کوئی بھوت ہے۔“ ڈر کے مارے وہ چیخنے چلّانے لگے۔

مَیں ہی ہوں

لیکن یہ کیا آواز تھی؟ ایک جانی پہچانی آواز۔ اُستاد کی ٹھوس آواز۔
”حوصلہ رکھو! مَیں ہی ہوں۔ مت گھبراؤ۔“

جو طوفان شاگردوں کے دلوں میں گرج رہا تھا وہ ایک دم تھم گیا۔ اُن کو نہیں معلوم کہ یہ کس طرح ہو سکتا لیکن اُستاد پانی پر چل رہا ہے۔ یہ جاننا کافی ہے۔

جب خداوند عیسیٰ فرماتا ہے "مَیں ہی ہوں" تب ہم حوصلہ رکھ سکتے ہیں۔ اب تک طوفان چل رہا ہے، ہَوا مخالف ہے لیکن وہی میرے ساتھ ہے۔

اب ایک شاگرد بنام پطرس بول اُٹھا۔ پطرس کافی جوشیلا تھا۔ اُستاد کو دیکھتے ہی اُس کے اندر یہ جذبہ اُبھر آیا کہ مَیں بھی اُستاد کے ساتھ پانی پر چلنا چاہتا ہوں۔ کیا اُستاد نے خود نہیں کہا تھا کہ جیسے اُستاد ویسے اُس کے شاگرد؟ وہ بولا، "خداوند، اگر آپ ہی ہیں تو مجھے پانی پر اپنے پاس آنے کا حکم دیں۔"

دھیان دیں، اُس نے نہیں کہا کہ مَیں یہ بھی کر سکتا ہوں۔ اُس نے کہا، اگر آپ ہی ہیں تو مجھے اپنے پاس آنے کا حکم دیں۔ اُس کو پتہ ہے کہ یہ اُستاد کے کہنے پر ہی ہو سکتا ہے۔

خداوند عیسیٰ نے فرمایا، "آ۔"

آ!

اب پطرس کو پورا یقین ہے کہ وہ سچ مچ پانی پر چل سکتا ہے۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ خود اُستاد نے اپنے پاس آنے کا حکم دیا۔

زندگی اور موت کی طوفانی لہروں پر چلتے وقت ہمیں اُسی کے حکم کی ضرورت ہے۔ وہ حکم جو کہتا ہے کہ آ۔

تب پطرس کشتی سے اُترتا ہے۔ وہ پانی پر چلنے لگتا ہے، اُستاد کی طرف۔ وہ کتنا خوش ہے۔ شاید کچھ فخر بھی محسوس کر رہا ہو کہ مَیں بھی پانی پر چل پھر سکتا ہوں۔

لیکن اچانک وہ پانی میں دھنسنے لگتا ہے۔

◄ کیوں؟

اچانک اُسے محسوس ہوتا ہے کہ ہائے، میری حالت کتنی نازک ہے۔ لہروں پر چلتے ہوئے وہ کبھی پانی کے پہاڑ پر چڑھتا کبھی وادی میں اُترتا ہے۔ پہلے وہ ٹکٹکی باندھ کر اُستاد کو دیکھتا ہے۔ لیکن

اب اُسے ایک دم لہروں کا زور محسوس ہوتا ہے، اور وہ سخت گھبرا جاتا ہے۔

◄ وہ کیوں گھبرا جاتا ہے؟

اِس لئے کہ اُس کی آنکھیں خداوند عیسیٰ پر لگی نہیں رہتیں۔ ارد گرد کے خطرے اُس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

جب ہم خداوند عیسیٰ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں، تب ہی طوفانی پانی پر ہمارے قدم ٹھوس رہتے ہیں۔

پطرس سے غلطی ہوتی ہے۔ لیکن ایک کام وہ صحیح کرتا ہے۔ وہ چلّا اُٹھتا ہے، "خداوند، مجھے بچائیں!"

مجھے بچائیں!

تب اُستاد اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ سیدھا اصلی بات چھیڑتا ہے۔ وہ فرماتا ہے، "اے کم اعتقاد! تُو شک میں کیوں پڑ گیا تھا؟"

شک کیا ہے؟

- **طوفان میں ٹھوس قدم کی کُنجی کیا ہے؟**

یہ کہ ہم شک نہ کریں۔ ایمان رکھیں کہ وہ ہمیں محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اُس کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں۔

- **شک کا کیا مطلب ہے؟**

ڈگمگانا۔ اپنے ارادے میں پکّا نہ رہنا۔ کبھی یہ سوچنا کبھی وہ۔ ہچکچانا۔ پطرس نہ صرف اُستاد کی طرف دیکھ رہا تھا بلکہ موجوں کی طرف بھی۔ اِس لئے وہ ڈگمگانے لگا۔

دونوں کشتی پر سوار ہو جاتے ہیں۔ تب ہَوا ایک دم تھم جاتی ہے۔ اُستاد کی موجودگی میں ہَوا خود بہ خود تھم جاتی ہے۔

یقیناً آپ وہی ہیں!

تب شاگردوں نے کہا، "یقیناً آپ اللّٰہ کے فرزند ہیں!"

صدیوں سے یہودی ایک آنے والے کے انتظار میں تھے جو اُنہیں نجات دے۔ وہ جو المسیح ہو گا۔ وہ ایک انوکھی اور لاثانی ہستی ہو گا۔ اُس

کا خاص اختیار ہو گا۔ اُس وقت مریض شفا اور اندھے دیکھ پائیں گے، لنگڑے اُچھل کر چل سکیں گے۔ اُس سے ایک نیا زمانہ شروع ہو گا۔ اُس وقت کے نوشتوں میں اُسے خدا کا فرزند کہا گیا۔

اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ شاگردوں کو پوری سمجھ آئی۔ لیکن ایک بات اُن کی سمجھ میں آئی: یہ کہ خداوند عیسیٰ کو خاص اختیار، لاثانی قوت ہے۔ ایسا اختیار، ایسی قوت جو صرف اور صرف خدا کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

انجیل، متی 14:22-33

اِس کے عین بعد عیسیٰ نے شاگردوں کو مجبور کیا کہ وہ کشتی پر سوار ہو کر آگے نکلیں اور جھیل کے پار چلے جائیں۔ اِتنے میں وہ ہجوم کو رُخصت کرنا چاہتا تھا۔ اُنہیں خیرباد کہنے کے بعد وہ دعا کرنے کے لئے اکیلا پہاڑ پر چڑھ گیا۔ شام کے وقت وہ وہاں اکیلا تھا جبکہ

کشتی کنارے سے کافی دُور ہو گئی تھی۔ لہریں کشتی کو بہت تنگ کر رہی تھیں کیونکہ ہَوا اُس کے خلاف چل رہی تھی۔

تقریباً تین بجے رات کے وقت عیسیٰ پانی پر چلتے ہوئے اُن کے پاس آیا۔ جب شاگردوں نے اُسے جھیل کی سطح پر چلتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے دہشت کھائی۔ "یہ کوئی بھوت ہے،" اُنہوں نے کہا اور ڈر کے مارے چیخیں مارنے لگے۔

لیکن عیسیٰ فوراً اُن سے مخاطب ہو کر بولا، "حوصلہ رکھو! مَیں ہی ہوں۔ مت گھبراؤ۔"

اِس پر پطرس بول اُٹھا، "خداوند، اگر آپ ہی ہیں تو مجھے پانی پر اپنے پاس آنے کا حکم دیں۔"

عیسیٰ نے جواب دیا، "آ۔" پطرس کشتی پر سے اُتر کر پانی پر چلتے چلتے عیسیٰ کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن جب اُس نے تیز ہَوا پر غور کیا تو وہ گھبرا گیا اور ڈوبنے لگا۔ وہ چلّا اُٹھا، "خداوند، مجھے بچائیں!"

عیسیٰ نے فوراً اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا۔ اُس نے کہا، ”اے کم اعتقاد! تُو شک میں کیوں پڑ گیا تھا؟“

دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ہَوا تھم گئی۔ پھر کشتی میں موجود شاگردوں نے اُسے سجدہ کر کے کہا، ”یقیناً آپ اللہ کے فرزند ہیں!“